ایسے ستم کہ کوہ بھی واللہ ٹوٹ جائے

ایسے ستم کہ کوہ بھی واللہ ٹوٹ جائے
خم پشتہ ہووے لرزے بدن دل بھی ٹوٹ جائے
تھرّائے عرش فرش پہ افلاک ٹوٹ جائے
کیوں ایسے غم میں قلبِ محمد نہ ٹوٹ جائے
ظالم طمانچے مارے ہیں زہرا کے گال پر
شہزادیء رسول خدا بے مثال پر

خاطر نبی کے جس نے عُکاشہ سے یہ کہا
دِرّہ لگا دے پیٹھ پہ، میری ہو میں فدا
احمد سے تو قصاص نہ لے، سن میری ذرا
ہوویگا ایسا کوئی نہ ایسا کوئی ہوا
خاطر وصی کے پیٹھ پہ دِرّے بھی کھا لیئے
کھاتی رہی وہ دِرّے مگر آہ نہ کیئے

احمد کے بیتِ پاک پہ ظالم کا کیا مجال
انگشتِ ظلم کیسے اُٹھائے وہ بد خصال
بنتِ نبی ہوں بیتِ وصی کی میں خوب ڈھال
قربان جاؤں باقی رہے گھر کے نو نہال
دَر پہ جو لات ماری تو زہرا کچل گئی
ثانی لعیں کی آنکھوں میں چربی جو چڑھ گئی

سبطِ نبیِ پاک کی موتی ہے فاطمہ
یادِ نبی میں جان کو کھوتی ہے فاطمہ
اُمت کے بخشوانے کو روتی ہے فاطمہ
شیعوں کے بس گناہوں کو دھوتی ہے فاطمہ
تَیُمّی نے یہ بَکا کہ نہیں سوئے چین سے
روتی ہو تم جو فاطمہ احمد کے بین سے

شیرِ خدا سے زہرا نے شیشہ طلب کیا
زمزم طلب کیا نہیں پھر کیا طلب کیا
دوزخ کی آگ جس سے بجھے وہ طلب کیا
اشکوں سے وہ بھرا ہوا دریا طلب کیا
مؤمن غلام کا ہے جو تحفہ حیات کا
پوشیدہ لحد میں ہے وہ شیشہ نجات کا

حسنین کو نہلاتی ہے اب ہے قضا قریب
روٹی پکا کھلاتی ہے وہ دادرس مجیب
زہرا بچھڑ کے جاتی ہے بچّوں سے، کیا نصیب
اِس وقت جو بھی شان دِکھاتی ہے وہ عجیب
سینے سے جب لگایا تو بس یاد آ گیا
مقتول دونوں پیارے ہیں اب یاد آ گیا

جاری ہے فاطمہ کی شفاعت حجاب سے

زہرا کا خون مہکے ہے عالی جناب سے

چادر کا نور پھیلا ہے قدسی نِقاب سے

آئے ندا سلام کی ہر دم کتاب سے

صادق غلام کی ہے دعا نورِ پنجتن

برہانِ دین باقی رہے صاحبُ المنن

*****